سوال

(212) رکوع کے بعد ہاتھ باندھنے کی کیفیت وہیت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

احادیث کی روشنی میں رکوع کے بعد ہاتھوں کی کیفیت وہیت ۔ نیز مسند امام احمدؒ میں حضرۃ وائل بن حجر کی روایت کی سند کی وضاحت فرمائیں ؟ حدیث :

«حَدَّثَنَا عَبْدُا حَدَّثَنِیْ اَبِیْ حَدَّثَنَا عَبْدُا بْنُ الْوَلِیْدِ حَدَّثَنِیْ سُفْیَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ کُلَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ حِیْنَ کَبَّرَ رَفَعَ یَدَیْهِ حِذَآئَ اُذُنَیْهِ ثُمَّ حِیْنَ رَکَعَ ثُمَّ حِیْنَ قَالَ سَمِعَ ا لِمَنْ حَمِدَہٗ رَفَعَ یَدَیْهِ وَرَأَیْتُهٗ مُمْسِکًا یَمِیْنَهٗ عَلٰی شِمَالِهٖ فِی الصَّلٰوةِ فَلَمَّا جَلَسَ . . . اِلٰی آخر الحدیث» مسند احمد ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

آپ نے جس حدیث کی سند کے متعلق دریافت فرمایا ہے اس کی سند میں سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالیٰ بھی ہیں جن کے بعض شاگرد مثلاً عبدالرزاق رحمہ اللہ تعالیٰ تو جملہ ''وَرَأَیْتُهٗ مُمْسِکًا یَمِیْنَهٗ عَلٰی شِمَالِهٖ فِی الصَّلٰوةِ'' ذکر نہیں کرتے (مسند احمد 317/4، مصنف عبدالرزاق 68/2-2522/69) اس بات سے قطع نظر کرتے ہوئے (کیونکہ سفیان ثوری کے شاگرد عبداللہ بن ولید ثقہ ہیں اور وہ یہ جملہ بیان کرتے ہیں اور قاعدہ ہے ۔ ''زِیَادَةُ الثِّقَةِ مَقْبُوْلَةٌ مَالَمْ تَقَعْ مُنَافِیَةٌ لِمَا هُوَ اَوْثَقُ'' دیکھیں سفیان ثوری کے ساتھی اور عاصم بن کلیب کے دوسرے شاگرد اس جملہ کو اس محل پر ذکر نہیں کرتے جس محل پر سفیان ثوری ذکر کرتے ہیں چنانچہ

(۱) زائدہ کا بیان ہے :

''حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ کُلَیْبٍ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ اَنَّ وَائِلَ بْنَ حُجْرٍ الْحَضْرَمِیَّ اَخْبَرَہٗ قَالَ : قُلْتُ لَاَنْظُرَنَّ اِلٰی رَسُوْلِ ا ﷺ کَیْفَ یُصَلِّیْ ؟ قَالَ : فَنَظَرْتُ اِلَیْهِ قَامَ فَکَبَّرَ ، وَرَفَعَ یَدَیْهِ ، حَتّٰی حَاذَتَا اُذُنَیْهِ ، ثُمَّ وَضَعَ یَدَہُ الْیُمْنٰی عَلٰی ظَهْرِ کَفِّهِ الْیُسْرٰی وَالرُّسْغِ وَالسَّاعِدِ'' ۔ الحدیث (مسند احمد 318/4)

(۲) اور زہیر بن معاویہ کے لفظ ہیں :

''عَنْ عَاصِمِ بْنِ کُلَیْبٍ اَنَّ اَبَاہُ اَخْبَرَہٗ اَنَّ وَائِلَ بْنَ حُجْرٍ اَخْبَرَہٗ قَالَ : قُلْتُ : لَاَنْظُرَنَّ اِلٰی رَسُوْلِ ا ﷺ کَیْفَ یُصَلِّیْ ؟ فَقَامَ فَرَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی حَاذَتَا اُذُنَیْهِ ثُمَّ اَخَذَ شِمَالَهٗ بِیَمِیْنِهٖ'' ۔ الحدیث (مسند احمد 4/318)

(۳) اور عبدالواحد کا سیاق ہے :

''حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَقُلْتُ : لَأَنْظُرَنَّ كَيْفَ يُصَلِّي ؟ قَالَ : فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى كَانَتَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ قَالَ : ثُمَّ أَخَذَ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ''۔ الحديث (مسند احمد 4/316)

(۴) اور عبداللہ بن ادریس کی روایت ہے :

''عن عاصم بن کلیب عن أبیہ عن وائل بن حجر قال : رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ حِیْنَ کَبَّرَ أَخَذَ شِمَالَہ بِیَمِیْنِہِ'' (مصنف ابن ابی شیبہ)

توعاصم بن کلیب کے ان مذکور بالا چار شاگردوں اور دوسرے کئی شاگردوں کے الفاظ وسیاق سے روز روشن کی طرح واضح ہے کہ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے جو رسول اللہ ﷺ کو نماز میں ہاتھ باندھے دیکھا تو یہ انہوں نے آپ کو تکبیر تحریمہ کے بعد رکوع سے پہلے ہاتھ باندھے دیکھا ۔

رہا سفیان ثوری کا سیاق تو اس میں ''وَرَأَیْتُہُ مُمْسِکًا یَمِیْنَہُ إِلٰی شِمَالِہِ فِی الصَّلاَۃِ'' کا عطف ''رَأَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ حِیْنَ کَبَّرَ'' الخ پر ہے اور عطف بحرف واو ہے اور معلوم ہے کہ واو ترتیب پر دلالت نہیں کرتی دیکھئے قرآن مجید میں ذبح بقرہ والا واقعہ پہلے بیان ہوا بعد میں ہے ﴿وَإِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا﴾ الآیۃ حالانکہ قتل نفس پہلے ہے ذبح بقرہ سے واقعے میں تو بسا اوقات ایسا ہو جاتا ہے کہ واقعہ میں ایک چیز پہلے ہے مگر بیان میں آپ اسے بعد میں ذکر کرتے ہیں تو ترتیب بیان اور ترتیب واقع میں موافقت کوئی ضروری نہیں ۔ اگر کہا جائے کہ واقعاتی ترتیب سفیان کے سیاق میں ہے تو یہ درست نہیں کیونکہ اس سیاق میں کوئی ایک لفظ بھی ایسا نہیں ہے جو ہاتھ باندھنے کے بعد از رکوع ہونے پر دلالت کرتا ہو اور نہ ہی یہ چیز مفہوم سیاق سے نکلتی ہے ۔

ہاں ان کے سیاق میں فی الصلاۃ کا لفظ عام ہے قبل الرکوع اور بعد الرکوع دونوں کو شامل ہے مگر عاصم بن کلیب کے دوسرے شاگردوں کے سیاق بتا رہے ہیں یہ عموم مراد نہیں ہے بلکہ اس سے خصوص تکبیر تحریمہ کے بعد رکوع سے پہلے ہاتھ باندھنا مراد ہے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل

نماز کا بیان ج1ص183

محدث فتویٰ